إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞

کافروں کو آپ کا ڈرانا، یا نہ ڈرانا برابر ہے، یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔

إِنَّ حرف نصب الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ک ف ر (ن) انکار کرنا، ناقدری کرنا فعل ماض والواو ضمير متصل في محل رفع فاعل سَوَآءٌ س و ے (س) کسی چیز کا درمیان یا وسط اسم مرفوع عَلَيْهِمْ جار ومجرور ءَاَنْذَرْتَهُمْ ن ذ ر افعال کسی متوقع خطرے سے خبردار کر دینا الهمزة همزة التسوية فعل ماض والتاء ضمير متصل في محل رفع فاعل و«هم» ضمير متصل في محل نصب مفعول به اَمْ حرف عطف لَمْ حرف نفي تُنْذِرْهُمْ فعل مضارع مجزوم و«هم» ضمير متصل في محل نصب مفعول به لَا حرف نفي يُؤْمِنُوْنَ فعل مضارع والواو ضمير متصل في محل رفع فاعل

کسی جملے میں ءَ کے بعد اگر ام لانا ہو تو زیادہ تر فعل ماضی لاتے ہیں اور ام کے بعد فعل مضارع لاتے ہیں۔ پھر مضارع میں ماضی کے لئے لم داخل کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ءَ کے معنی "کیا" نہیں ہوتے بلکہ "خواہ" یا "چاہے" ہوتے ہیں۔ چاہے یہ کرو چاہے یہ نہ کرو۔

»سواء» خبر مقدم مرفوع، الجار «عليهم» متعلق بالمصدر (سواء). «أأنذرتهم» الهمزة للتسوية، والمصدر المؤول منها ومما بعدها مبتدأ مؤخر، والتقدير: إنذارك وعدمه سواء، والجملة معترضة، وجملة «لا يؤمنون» خبر «إنَّ.«

***إنّ* حرف مشبّه بالفعل للتوكيد ينصب المبتدأ ويرفع الخبر *الذين* اسم موصول مبني على الفتح في محلّ نصب اسم إنّ.**
***كفروا* فعل ماض مبني على الضمّ ، و*الواو* ضمير متّصل في محلّ رفع فاعل. *سواء* خبر مقدّم مرفوع أو خبر *إنّ* والمصدر المؤول *أ أنذرتهم* فاعل له لأنه بمعنى مستو. أو مبتدأ والمصدر المؤول خبر. . *على* حرف جرّ و*الهاء* ضمير متّصل في محلّ جرّ بحرف الجرّ و*الميم* حرف لجمع الذكور ، والجارّ والمجرور متعلقان ب *سواء*. *الهمزة* مصدريّة للتسوية *أنذر* فعل ماض مبني على السكون لاتّصاله بضمير الرفع و*التاء* ضمير متّصل في محلّ رفع فاعل و*الهاء* ضمير متّصل في محلّ نصب مفعول به و*الميم* حرف لجمع الذكور *أم* حرف عطف معادل لهمزة التسوية *لم* حرف نفي وجزم وقلب *تنذر* مضارع مجزوم و*هم* ضمير متّصل مفعول به.**
والمصدر المؤول من الهمزة والفعل
في محل رفع مبتدأ مؤخّر أي سواء عليهم إنذارك لهم أم عدم إنذارك *لا* نافية *يؤمنون* مضارع
مرفوع و*الواو* ضمير متصل في محلّ رفع فاعل.
وجملة : « إن الذين ... » لا محلّ لها استئنافية.
وجملة : « كفروا ... » لا محلّ لها صلة الموصول.
وجملة : « سواء عليهم ... » لا محلّ لها اعتراضية أو خبر *إنّ* والمصدر المؤول *أ أنذرتهم* فاعل له لأنه بمعنى مستو. أو مبتدأ والمصدر المؤول خبر..
وجملة : « أنذرتهم ... » لا محلّ لها صلة الموصول الحرفي.
وجملة : « لم تنذرهم ... » لا محلّ لها معطوفة على جملة صلة الموصول الحرفي.
وجملة : « لا يؤمنون ... » في محل رفع خبر *إنّ*. يجوز أن تكون جملة « سواء عليهم » في محل رفع خبر *إنّ* أوّل ، وجملة *لا يؤمنون*

خبر ثان ، أو لا محلّ لها استئنافية أو في محلّ نصب حال.

الصرف :

الذين اسم موصول ، جمع الذي – على رأي ابن يعيش – و*ال* فيه زائدة لازمة *سواء* ، مصدر واقع موقع اسم الفاعل أي مستو ... وفيه إبدال حرف العلّة بعد الألف همزة ، وأصله سواي لأنه من باب طويت وشويت .. فلمّا جاءت الياء متطرفة بعد ألف ساكنة قلبت همزة ، وزنه فعال بفتح الفاء.

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَاَبِىْ جَهْلٍ وَاَبِىْ لَهَبٍ وَنَحْوِهِمَا **سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ** بِتَحْقِيْقِ الْهَمْزَتَيْنِ وَاِبْدَالِ الثَّانِيَةِ اَلِفًا وَتَسْهِيْلِهَا وَاِدْخَالِ اَلِفٍ بَيْنَ الْمُسَهَّلَةِ وَالْاُخْرٰى وَتَرْكِهٖ **اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَايُؤْمِنُوْنَ** ﴿٦﴾ لِعِلْمِ اللّٰهِ مِنْهُمْ ذٰلِكَ فَلَاتَطْمَعْ فِىْ اِيْمَانِهِمْ وَالْاِنْذَارُ اِعْلَامٌ مَعَ تَخْوِيْفٍ

ترجمہ:.......... بلاشبہ جولوگ کافر ہو چکے ہیں (جیسے ابوجہل وابولہب وغیرہ) ان کے حق میں یہ بات برابر ہے کہ آپ ﷺ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں (لفظ ء انذرتھم میں پانچ قرأتیں اس طرح پر ہیں (۱) تحقیق ہمزتین بلاتوسط الف کے (۲) تحقیق ہمزتین مع توسط الف (۳) تسہیل بلاتوسط الف (۴) تسہیل مع توسط الف (۵) ہمزۂ ثانیہ کوالف کے ساتھ بدل دینا) وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (کیونکہ اللہ کوان کی اس حالت کا علم ہے اس لئے آپ ﷺ ان کے ایمان کی طمع اور امید نہ رکھئے۔ انذار کے معنی ڈرانے اور خوفناک اطلاع کے ہیں)۔

ترکیب وتحقیق:.......... ان حروف مشبہ بالفعل۔ الذین موصول، کفر واصلہ، دونوں ملکر اسم، سوا بمعنی استواء مصدر مابعد مرفوع فاعل یہ سب مل کر اِنّ کی خبر، تقدیر کلام اس طرح ہوگی ان الذین کفروا مستوی علیھم انذارک وعدمہ اور لا یومنون بیان ہے اور وادخال میں واؤ بمعنی مع ہے یعنی تسہیل ہمزۂ ثانیہ کی مع..... توسط الف کے وترکه کی ضمیر تسہیل کی طرف راجع ہے یعنی ترکِ تسہیل کرنا۔

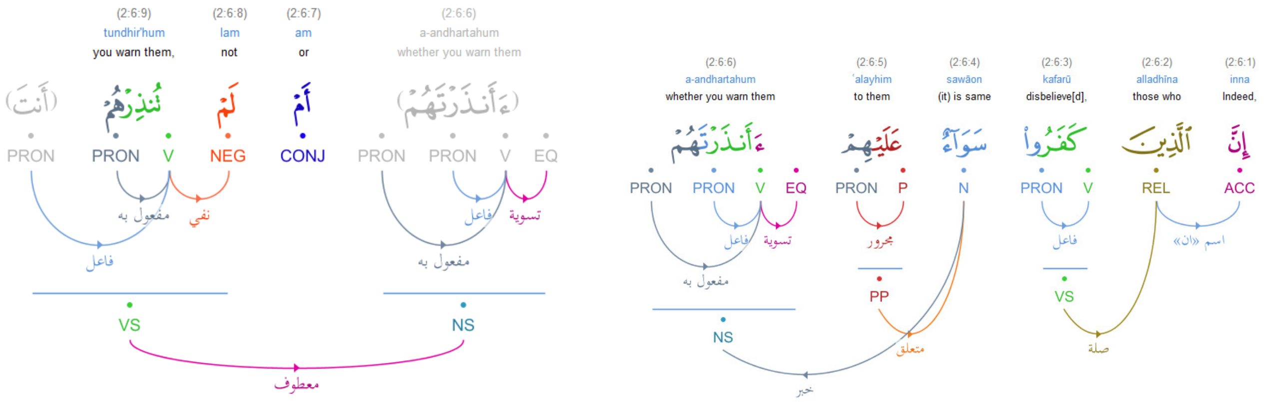

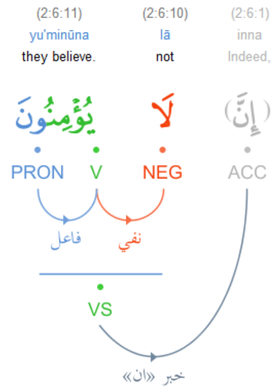

ان کفار سے خاص وہ لوگ مراد ہیں جن کے لئے کفر مقرر ہو چکا اور دولتِ ایمان سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیئے گئے (جیسے ابو جہل ابو لہب وغیرہ) ورنہ ظاہر ہے کہ بہت سے لوگ جو کافر تھے مشرف باسلام ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

لایومنون پہلے جملہ کی تاکید ہے یعنی ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں، دونوں حالتوں میں ان کا کفر نہ ٹوٹے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ لایومنون خبر ہو اس لئے کہ تقدیر کلام آیت (ان الذین کفروالایومنون) ہے اور آیت (سواء علیھم) جملہ معترضہ ہو جائے گا واللہ اعلم۔ (تفسیر کثیر)

یہ انسانوں کی دوسری قسم ہے جو قبولیت حق کے لحاظ سے پہلی قسم کی ضد ہے اس سے مراد مشرکین واہل کتاب کے وہ لوگ ہیں جو حق کو اچھی طرح پہچان لینے کے بعد اس کی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ (تفسیر الکتاب)

ربط: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ بندوں کا اپنے قرب والی صفات کے ساتھ تذکرہ فرمایا اور واضح کر دیا کہ کتاب مقدس ان کے لیے ہادی ہے تو اس کے پیچھے ان کے ضد ومخالف لوگوں کو ذکر کیا۔ اور وہ انتہائی سرکش ونافرمان لوگ جن کے متعلق ہدایت فائدہ مند نہیں۔ فرمایا: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کفر سخت انکار سے حق کو چھپانا۔ کفر کے حروف کی ترکیب چھپانے پر دلالت کرتی ہے اسی لیے کسان پر کافر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اسی طرح رات پر۔

سوال: یہاں حرف عطف نہیں لائے جیسا کہ سورۃ انفطار آیت ۱۳،۱۴ (اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ) میں عطف کے ساتھ ذکر کیا۔

جواب: ان دونوں آیات میں پہلا جملہ اعمال نامے کے تذکرہ کی وضاحت کے لیے لایا گیا۔ المؤمنین کی خبر نہیں ہے۔ اور دوسرا جملہ کفار کے اعمال نامے کی وضاحت کے لیے آیا ہے پس دونوں جملوں کی مراد میں تفاوت پایا جاتا ہے اور یہ ایسی حد بندی ہے کہ اس میں عطف کی کوئی مجال نہیں۔

نمبر۲: مقدر مان کر اس کو مبتداء بنائیں تو پھر مراد کفار سے وہ معینہ لوگ ہونگے۔ جن کا ایمان نہ لانا اللہ کے علم میں ہے۔ مثلاً ابو جہل، ابولہب وغیرہ۔ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ۔ کوفی قراء کے ہاں دو ہمزہ کے ساتھ ہے سواء بمعنی استواء ہے اس سے صفت اسی طرح لائی جاتی ہے۔ جس طرح مصادر سے لائی جاتی ہے جیسا اللہ تعالیٰ کے ارشاد سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۴ میں ہے۔ ''الی کلمۃٍ سواءٍ'' ای مستویۃ (برابر) یہ خبر ہونے کی بنا پر مرفوع ہے کیونکہ۔ ''أأنذرتھم'' اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے گویا اس طرح کہا گیا۔ ان الذین کفروا مستو علیھم انذارك وعدمه۔ بے شک کافروں پر آپ کا ڈرانا اور نہ ڈرانا برابر ہے۔

نمبر۲: نحو: سواء خبر مقدم ہے اور أأ نذر تھم ام لم تنذرھم۔ محل ابتدا میں ہے۔ یعنی سواء علیھم انذارك وعدمه اور یہ تمام اِنَّ کی خبر ہے

قاعدہ:

فعل کومبتدا بنانا درست ہے باوجود اس بات کے کہ فعل ہمیشہ خبر بنتا ہے۔ کیونکہ یہ اس کلام کی جنس میں سے ہے۔ جس میں معنی کا لحاظ کرتے ہوئے لفظ کا لحاظ چھوڑا گیا ہے۔ (یعنی مصدر کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے مبتدا بن گیا، مجازا) ہمزہ اور اَمْ دونوں معنی استواء کو خالص کررہے ہیں، اور استفہام کے معنی سے بالکل خالی ہیں۔

سبویہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

اس حرف استفہام کو اسی طرح لایا گیا ہے (یعنی تاکید وتقریر کے لیے) جیسا کہ اس قول میں حرف نداء لایا گیا۔ اللّٰھم اغفرلنا ایتھا العصابة۔ یعنی یہ صورت میں استفہام ہے مگر حقیقت میں استفہام نہیں۔ جیسا کہ صورت میں تو نداء ہے مگر واقعہ میں نداء نہیں۔

الانذار: گناہوں پر ڈانٹ ڈپٹ کے ذریعہ اللہ کے عذاب سے ڈرانا۔

لَایُؤْمِنُوْنَ: نحو: نمبر۱: یہ جملہ ماقبل جملے کی تاکید ہے۔

نمبر۲: ان کی خبر ہے۔ اور اس سے قبل جملہ معترضہ ہے یا دوسری خبر ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۟ۧ ۷

اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ نے مہر لگادی تھی اس لئے انہوں نے نافرمانی کی راہ اختیار کی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب انہوں نے قرآن کے پیش کردہ راستہ کے خلاف دوسرا راستہ اختیار کرلیا تو اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی۔ اس سلسلے میں یہ بات جان لینی چاہئے کہ اللہ نے انسان کو نیکی وبدی کا امتیاز بخشا ہے اور ساتھ ہی اس کو اختیار دیا ہے کہ چاہے وہ نیکی کا راستہ اختیار کرے چاہے بدی کا۔ اگر وہ نیکی اور بھلائی کی راہ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو نیکی کی راہ میں ترقی کی توفیق ملتی ہے اور اگر وہ بدی کے راستے پر چل پڑتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ اس کا دل برائی کا رنگ پکڑنا شروع کرتا ہے یہاں تک کہ یہ رنگ اس پر اس قدر غالب ہو جاتا ہے کہ پھر اس کے اندر نیکی کی رمق باقی ہی نہیں رہتی۔ یہی مقام ہے جہاں پہنچ کر اللہ کے قانون کے تحت آدمی کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ اور کیونکہ مہر لگانے کا قانون اللہ ہی کا بنایا ہوا ہے اس لئے اس قانون کے تحت مہر لگنے کو اللہ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اس طرح کی مثالیں قرآن میں متعدد مقامات پر ملیں گی جہاں اللہ نے بعض افعال اپنی طرف منسوب کئے ہیں لیکن ان سے مقصود ان افعال کی نسبت نہیں ہے بلکہ ان قوانین کی نسبت ہے جن کے تحت وہ افعال واقع ہوتے ہیں۔ (تفسیر الکتاب)

کفار کا بیان ختم ہو گیا اب منافقوں کا حال اس کے بعد تیرہ آیتوں میں ذکر کیا جاتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اسم مجرور و«هم» ضمير متصل في محل جر بالاضافة خ ت م (ض) مہر لگانا۔ ق ل ب (ض) دل۔ قلبا کسی چیز کو ایک حالت یا رخ سے دوسری طرف پھیرنا یا پلٹنا۔ **وَعَلٰى سَمْعِهِمْ** ؕ س م ع (س) مصدر **وَعَلٰٓى** الواو استئنافية حرف جر **اَبْصَارِهِمْ** اسم مجرور و«هم» ضمير متصل في محل جر بالاضافة ب ص ر (ک) (دیکھنا) اسم ذات۔ آنکھ۔، دیکھ کر سمجھنے کی حس **غِشَاوَةٌ** اسم مرفوع غ ش و (س) پردہ، ڈھانپنے والی **وَّلَهُمْ** الواو استئنافية جار ومجرور **عَذَابٌ** اسم مرفوع **عَظِيْمٌ** صفة مرفوعة

خَتَمَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ طَبَعَ عَلَيْهَا وَاسْتَوْثَقَ فَلَايَدْخُلُهَا خَيْرٌ **وَعَلٰى سَمْعِهِمْ** ؕ اَیْ مَوَاضِعِهٖ فَلَايَنْتَفِعُوْنَ بِمَا يَسْمَعُوْنَهٗ مِنَ الْحَقِّ **وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ** غِطَاءٌ فَلَايُبْصِرُوْنَ الْحَقَّ **وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ** ﴿۷﴾ قَوِیٌّ دَائِمٌ

ترجمہ: .... بند لگادیا ہے خدا نے ان کے دلوں پر (یعنی مہر لگا کر مضبوط کردیا کہ اب اس میں کوئی خیر داخل نہیں ہوسکتی) اوران کے کانوں پر (کہ حق بات سن کراس سے نفع نہیں اٹھاسکتے ہیں) اوران کی آنکھوں پر پردہ ہے (کہ حق کونہیں دیکھ سکتے ہیں) اور ان کے لئے ایسادردناک عذاب ہوگا (جوقوی بھی ہوگااور ہمیشہ رہے گا)۔

ترکیب وتحقیق: .... ختم۔فعل۔اللہ فاعل،علی قلوبهم معطوف علیہ علی سمعهم معطوف،دونوں ملکر مجرور،جار مجرور ملکر ختم کے متعلق پوراجملہ فعلیہ ہوا۔غشاوة مبتداء،موخر۔علی ابصار هم ظرف خبر جملہ اسمیہ معطوفہ ہوگیا۔عذاب موصوف عظیم صفت دونوں ملکر مبتداء موخر لهم خبر مقدم ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

جملة «ختم الله» مستأنفة لا محل لها. جملة «وعلى أبصارهم غشاوة» معطوفة على جملة «ختم» لا محل لها. جملة «ولهم عذاب» معطوفة على جملة «على أبصارهم غشاوة» لا محل لها.

يجوز أن تكون جملة « سواء عليهم » في محل رفع خبر *إنّ* أوّل ، وجملة *لا يؤمنون* خبر ثان ، أو لا محلّ لها استئنافية أو في محلّ نصب حال.

جارّ ومجرور متعلّق ب *ختم* على حذف مضاف أي مواضع سمعهم ، و*هم* ضمير متّصل في محلّ جرّ مضاف إليه. *الواو* عاطفة *على أبصار* جارّ ومجرور متعلّق بمحذوف خبر مقدّم و*هم* في محلّ جرّ مضاف إليه *غشاوة* مبتدأ مؤخّر مرفوع. *الواو* عاطفة *اللام* حرف جرّ و*الهاء* ضمير متّصل في محلّ جرّ باللام متعلّق بمحذوف خبر مقدّم و*الميم* لجمع الذكور *عذاب* مبتدأ مؤخّر مرفوع. *عظيم* نعت ل *عذاب* مرفوع مثله.

جملة : « ختم اللّه ... » لا محل لها استئنافية.

وجملة : « على أبصارهم غشاوة ... » لا محل لها معطوفة على الاستئنافية.

وجملة : « لهم عذاب ... » لا محلّ لها معطوفة على الاستئنافية.

الصرف :

***قلوبهم* جمع قلب ، اسم جامد للعضو المعروف.**

***سمعهم* مصدر سمع يسمع باب فرح وزنه فعل بفتح فسكون *أبصارهم* جمع بصر مصدر بصر يبصر باب كرم وزنه فعل بفتحتين.**

***غشاوة* اسم جامد لما يغطي العين وزنه فعالة بكسر الفاء ، ويجوز فتحها.**

***عذاب* اسم مصدر لفعل عذّب الرباعيّ ، وزنه فعال بفتح الفاء.**

***عظيم* صفة مشبّهة من عظم يعظم باب كرم ، وزنه فعيل.**

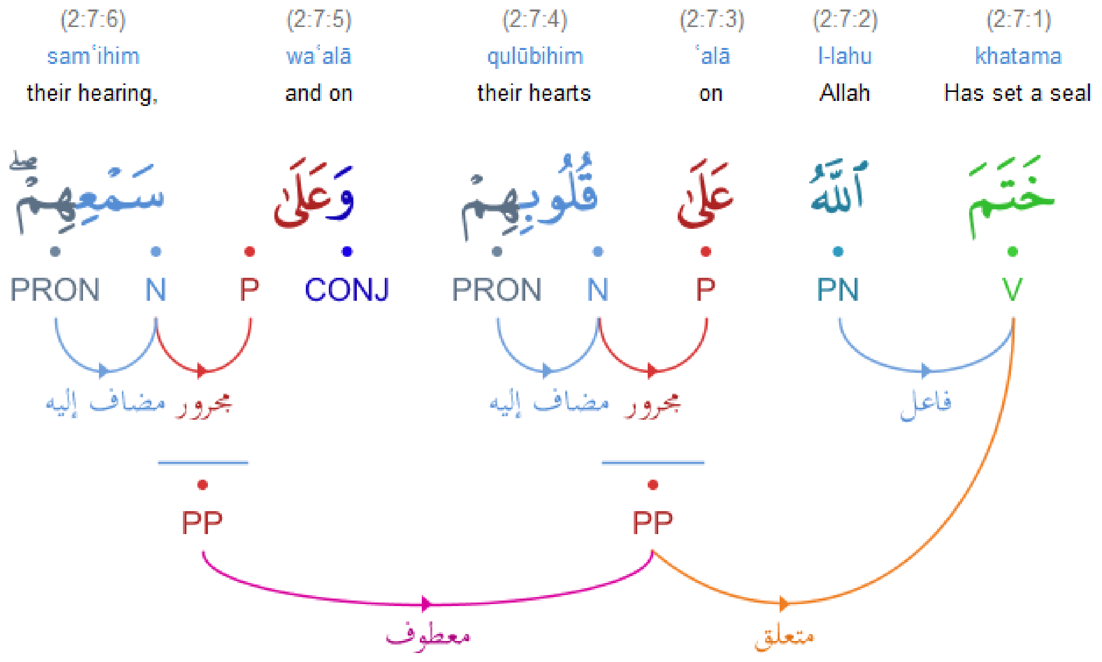
(2:7:1)
khatama
Has set a seal
خَتَمَ
V
(2:7:2)
l-lahu
Allah
ٱللَّهُ
PN
(2:7:3)
ʿalā
on
عَلَىٰ
P
(2:7:4)
qulūbihim
their hearts
قُلُوبِهِمْ
N
PRON
(2:7:5)
waʿalā
and on
وَعَلَىٰ
CONJ
P
(2:7:6)
samʿihim
their hearing,
سَمْعِهِمْ
N
PRON
فاعل
مجرور
مضاف إليه
مجرور
مضاف إليه
PP
PP
متعلق
معطوف

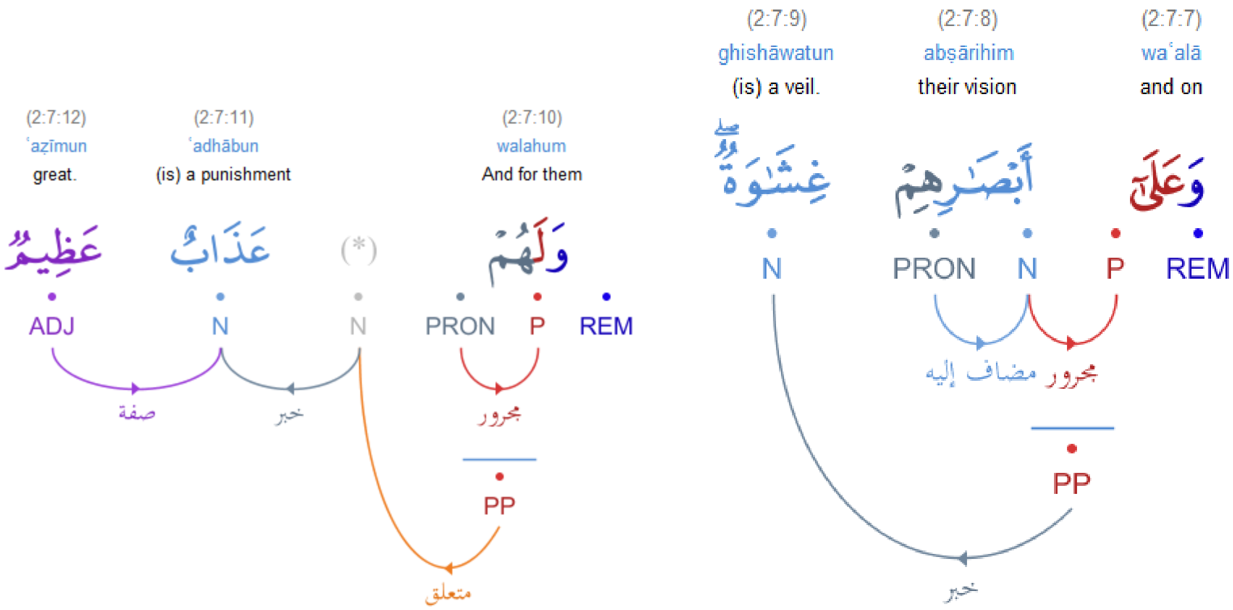
(2:7:7)
waʿalā
and on
وَعَلَىٰٓ
REM
P
(2:7:8)
abṣārihim
their vision
أَبْصَٰرِهِمْ
N
PRON
(2:7:9)
ghishāwatun
(is) a veil.
غِشَٰوَةٌ
N
مجرور
مضاف إليه
PP
خبر
(2:7:10)
walahum
And for them
وَلَهُمْ
REM
P
PRON
(*)
N
(2:7:11)
ʿadhābun
(is) a punishment
عَذَابٌ
N
(2:7:12)
ʿaẓīmun
great.
عَظِيمٌ
ADJ
مجرور
PP
متعلق
خبر
صفة

ختم بمعنی کتم، کہیں تو **بل طبع الله علیها** فرمایا اور کہیں **کلا بل ران** فرمایا اس کی اسناد اللہ کی طرف حقیقی ہے لیکن اس کے معنی مجازی مراد ہیں۔ واقعی طور پر ان کے قلوب اور کانوں پر مہر اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا نہیں ہے، جیسا کہ اہل ظاہر کا خیال ہے بلکہ مجازاً خیر کا نہ داخل ہونا اور اس کی بندش مراد ہے۔ قلوب قلب کی جمع ہے بمعنی لوٹ پوٹ ہونا۔ دل بھی چونکہ الٹا لٹکا ہوتا ہے اور متحرک رہتا ہے اس لئے دل کے معنی ہو گئے لیکن اس سے مراد یہاں مضغہ گوشت اور جسم صنوبری نہیں ہے کہ وہ تمام جانوروں میں بھی ہوتا ہے بلکہ قوتِ عاقلہ لطیفۂ ربانی مراد ہے۔ جو گوشت کے ٹکڑہ سے اس طرح وابستہ ہوتا ہے جیسے آگ کوئلہ کے ساتھ، قلوب کفار کو شئے مختوم کے ساتھ تشبیہ دینے سے استعارہ بالکنایہ ہو گیا **علی سمعهم** کے معنی مفسر علامؒ نے **ای مواضعه** نکال کر اشارہ کیا کہ ختم کی اسناد سمع کی طرف بتقدیر المضاف ہے یعنی موضع سمع کی طرف ہے اگر چہ سمع کے معنی سننے اور کان دونوں کے آتے ہیں البتہ قلوب اور ابصار کو جمع اور سمع کو مفرد لانا اس کی کئی توجیہات ہو سکتی ہیں ایک توجیہ وہ ہے جس کی طرف مفسر علامؒ لفظ مواضعه سے اشارہ کر رہے ہیں یعنی یہ مصدر ہے **لایثنی و لا یجمع** اور بتقدیر المضاف ہے ای مواضع السمع، غشاوۃ میں بھی مجاز اور استعارہ اختیار کیا گیا ہے۔ **عذاب** کہتے ہیں کسی جاندار کو تذلیل و تحقیر کے لئے تکلیف پہنچانا اس لئے معصوم بچوں اور جانوروں کے مبتلائے آلام ہونے کو عذاب نہیں کہا جائے گا۔ **عظیم** کیفت کی شدت کے لئے آتا ہے۔ اس کی ضد حقیر ہے اور کمیت کی زیادتی کے لئے کبیر اور صغیر متقابل آتے ہیں۔ لیکن عظیم میں کبیر سے زیادہ مبالغہ ہے جیسا کہ حقیر میں بمقابلہ صغیر زیادہ مبالغہ ہے۔

سمع کی مراد:

وَعَلٰی سَمْعِهِمْ : (اور ان کے کانوں پر) **نحو** : سمع کو واحد لایا گیا۔ جس طرح عرب کے ہاں اس قول میں بطن واحد ہے۔ **کلوا فی بعض بطنکم تعفوا** : کیونکہ التباس کا خطرہ نہیں۔ سمع کا لفظ اصل کے لحاظ سے مصدر ہے کہا جاتا ہے کہ **سمعت الشیء سمعا و سماعًا**۔ مصدر کی جمع نہیں آتی۔ کیونکہ وہ اسم جنس ہوتا ہے۔ تو قلیل و کثیر سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں تثنیہ جمع کی محتاجی نہیں پس اصل کی جھلک رہتی ہے۔

نمبر۲: یہ بھی کہا گیا کہ اس کا مضاف محذوف ہے۔ یعنی ان کے سننے کے مقامات پر۔

قراءت: ایک قراءت **وَعَلٰی اَسْمَاعِهِمْ** ہے۔

وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ : (اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے) **نحو** : رفع کے ساتھ خبر اور مبتدا ہے۔

البصر : آنکھ کی روشنی۔ وہ چیز جس سے دیکھنے والا دیکھتا ہے جس طرح کہ بصیرت نور قلب کو کہتے ہیں اور وہ چیز ہے جس سے غور و فکر کی جاتی ہے۔ **الغشاوہ**۔ ڈھکنا، یہ غشاہ یعنی اس کو غشی کے لفظ کی ترتیب کسی چیز پر مشتمل ہونے کیلئے آتی ہے جیسے العصابة (پٹی) العمامہ (پگڑی) القلادہ (ہار) اسماع بھی مہر کے معنی میں داخل ہے۔ **تغشیه** (ڈھانپنے کے حکم میں داخل نہیں ہے اسکی دلیل سورۂ جاثیہ آیت نمبر۲۳۔ **وَخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشَاوَةً** ہے۔ کہ سمع پر ختم کا لفظ لایا گیا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ **سمعهم** پر وقف ہے **قلو بهم** پر نہیں۔ جعل کو مضمر مان کر صرف غشاوہ اکیلے ہی کو نصب دیا ہے۔ **علی سمعهم** میں جار کو دوبارہ لائے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں جگہوں پر مضبوط مہر ہے۔

القرآن الکریم

تشریحات وتراجم :

جناب لطف الرحمان صاحب کے کورس کے نوٹس : مطالعہ قرآن حکیم خط وکتابت کورس

http://corpus.quran.com/treebank.jsp?chapter=1&verse=1

الجَدْوَل في إعْراب القرآن الكريم

صافي محمود بن عبد الرحيم

http://adel-ebooks.mam9.com/

http://b.m93b.com/

تفسیر جلالین، اردو شرح تفسیر کمالین۔ دارالاشاعت

تفسیر مدارک، اردو شرح۔ مکتبہ العلم

آیات کا ترجمہ : مولانا جوناگڑھی۔ Easy Quran Wa Hadeeth

http://www.quranexplorer.net/quran/